بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِهِ الۡمَسِيۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

موعود لڑکا اور موعود غلام

"سو تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔"

پیشگوئی غلام مسیح الزماں

۲۰رفروری ۱۸۸۶ء۔خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ وعزّ اسمہٗ) نے اپنے اِلہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ!

☆ میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیّت جگہ دی۔اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور اِحسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر! تجھ پر سلام۔خدا نے یہ کہا۔تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔اور تا وہ یقین لائیں۔کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔اور تا اُنہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفٰے کو اِنکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اِس کو مقدّس روح دی گئی ہے۔اور وہ رجس سے پاک ہے۔وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُس کیساتھ فضل ہے۔جو اُسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے۔کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اُسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم۔اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔(اِسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند۔مَظۡهَرُ الۡاَوَّلِ وَالۡاٰخِرِ۔مَظۡهَرُ الۡحَقِّ وَالۡعَلَآءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔جس کا نزول بہت مبارک اور جلال اِلٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور۔جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسُوح کیا۔ہم اِس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا۔اور اَسیروں کی رُستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔وَ كَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِيًّا۔☆ (تذکرہ صفحہ ۱۰۹ تا ۱۱۱ بحوالہ مجموعہ اِشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

(۱) دو پیشگوئیاں یا دو نشان

اس پیش گوئی کو دیکھنے سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو دو نشان عطا کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔اور اس طرح یہ تفصیلی پیشگوئی دراصل دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی۔(۱) ایک موعود لڑکا (۲) اور دوسرا موعود غلام۔جیسا کہ حضرت مہدی ومسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"یہ عبارت کہ خوبصورت پاک لڑکا۔۔۔۔۔جو آسمان سے آتا ہے۔یہ تمام عبارت چند روزہ زندگی کی طرف اشارہ ہے۔کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے رخصت ہو جائے۔اور بعد کا فقرہ مصلح موعود کی طرف اشارہ ہے اور اخیر تک اس کی تعریف ہے۔۔۔۔۔بیس فروری کی پیشگوئی۔۔۔۔دو پیشگوئیوں پر مشتمل تھی۔جو غلطی سے ایک سمجھی گئی۔اور پھر بعد میں۔۔۔الہام نے اس غلطی کو رفع کر دیا۔" (مکتوب ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ، تذکرہ ۱۰۹)

کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ ۲۰رفروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی دو نشانوں کی بجائے ایک نشان پر مشتمل تھی؟ ہرگز نہیں۔

(۲) مبشر وجود کی پیدائش ہمیشہ بشارت کے بعد ہوتی ہے

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی نبی کو بیٹے کی بشارت دی تو وہ بیٹا اِس بشارت کے بعد پیدا ہوا۔مزید برآں یہ عرض کی جاتی ہے کہ ایسی بشارت قرآن کریم کے مطابق ہمیشہ مبشر وجود کی پیدائش کی ہوا کرتی ہے نہ کہ اُس کے دعویٰ کی۔اور یہ بھی یاد رہے کہ "غلام" کا لفظ قرآن پاک میں دو معنوں میں استعمال ہوا ہے ایک جسمانی بیٹا اور دوسرا نوجوان لڑکا اور خادم کے معنوں میں۔جیسا کہ درج ذیل آیات سے ثابت ہے۔

(۱) درج ذیل آیات میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بشارت موجود ہے اور یہ بشارت آپکی پیدائش کی تھی۔

”رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصَّالِحِينَ۔ فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ۔“ (سورۃ الصافات۔ (۱۰۱ تا ۱۰۳)

ترجمہ۔اے میرے ربّ! مجھے نیکوکار اولاد بخش۔تب ہم نے اس کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی۔ پھر وہ لڑکا اس کیساتھ تیز چلنے کے قابل ہوگیا تو اس نے کہا اے میرے بیٹے! میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کرر ہا ہوں۔پس تو فیصلہ کرکہ اس میں تیری کیا رائے ہے؟ کہا اے میرے باپ! جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تو اِنشاءاللہ مجھے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔

ان آیات سے پتہ چلتا ہے کہ بشارت کے وقت حلیم غلام یعنی حضرت اسماعیلؑ موجود نہیں تھے بلکہ بشارت کے بعد پیدا ہوئے اور نبی بنے وغیرہ۔

(۲) درج ذیل آیات میں حضرت اسحاق علیہ السلام کی بشارت موجود ہے اور یہ بشارت بھی آپکی پیدائش کی تھی۔

”قَالُوا لَا تَوْجَلْ إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِيمٍ۔قَالَ أَبَشَّرْتُمُونِي عَلَى أَن مَّسَّنِيَ الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ۔قَالُوا بَشَّرْنَاكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُن مِّنَ الْقَانِطِينَ“ (سورۃ الحجر۔۵۴ تا ۵۶)

ترجمہ۔انہوں نے کہا تو خوف نہ کر، ہم تجھے ایک بہت علم والے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں۔اس نے کہا کیا تم نے میرے بوڑھا ہوجانے کے باوجود مجھے یہ بشارت دی ہے، پس بتاؤ کس بنا پر تم مجھے بشارت دیتے ہو۔انہوں نے کہا ہم نے تجھے سچی بشارت دی ہے۔پس تو ناامید مت ہو۔

ان آیات میں بھی بشارت کے وقت حضرت ابراہیمؑ کا یہ فرمانا کہ میرے بوڑھا ہوجانے کے باوجود آپ مجھے یہ بشارت دیتے ہیں، بتاتا ہے کہ بشارت کے وقت بیٹا موجود نہیں تھا بلکہ یہ علیم غلام بشارت کے بعد (یعنی حضرت اسحاقؑ) پیدا ہوا اور نبی بنا وغیرہ۔

(۳) درج ذیل آیات میں حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ کی بشارتیں موجود ہیں اور یہ انکی پیدائش کی بشارتیں تھیں۔

”وَامْرَأَتُهُ قَائِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنَاهَا بِإِسْحَاقَ وَمِن وَرَاءِ إِسْحَاقَ يَعْقُوبَ۔قَالَتْ يَا وَيْلَتَى أَأَلِدُ وَأَنَا عَجُوزٌ وَهَذَا بَعْلِي شَيْخًا إِنَّ هَذَا لَشَيْءٌ عَجِيبٌ۔قَالُوا أَتَعْجَبِينَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ رَحْمَتُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ“ (سورۃ ہود۔۷۲،۷۳،۷۴)

ترجمہ۔اور اسکی بیوی کھڑی تھی۔اس پر وہ بھی گھبرائی تب ہم نے اُسکی تسلی کیلئے اُس کو اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب (کی پیدائش) کی بشارت دی۔اُس نے کہا، ہائے میری ذلت! کیا میں (بچہ) جنوں گی حالانکہ میں بوڑھی ہوں اور میرا خاوند بھی بڑھاپے کی حالت میں ہے۔یہ یقیناً عجیب ہے۔انہوں نے کہا کیا تو اللہ کی بات پر تعجب کرتی ہے، اے اس گھر والو! تم پر اللہ کی رحمت اور اُسکی برکات ہیں۔وہ یقیناً حمید (اور) مجید ہے۔

ان آیات سے ثابت ہے کہ جب فرشتوں نے حضرت اسحاق اور حضرت اسحاقؑ کے بعد حضرت یعقوبؑ کی بشارت دی تو بشارت کے وقت حضرت ابراہیمؑ کی بیوی کا یہ کہنا کہ ہائے میری ذلت! کیا میں (بچہ) جنوں گی حالانکہ میں بوڑھی ہوں اور میرا خاوند بھی بڑھاپے کی حالت میں ہے۔یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ بشارت کے وقت حضرت اسحاقؑ اور حضرت یعقوبؑ موجود نہیں تھے بلکہ بشارت کے بعد پیدا ہوئے اور نبی بنے وغیرہ۔

(۴) درج ذیل آیات میں حضرت یحییٰؑ کی بشارت موجود ہے اور یہ انکی پیدائش کی بشارت تھی۔

”يَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَى لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا۔ قَالَ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَكَانَتِ امْرَأَتِي عَاقِرًا وَقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا۔ قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِن قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا“ (سورۃ مریم۔۸،۹،۱۰)

ترجمہ۔اے زکریا! ہم تجھے ایک لڑکے کی بشارت دیتے ہیں اس کا نام یحییٰ ہوگا۔ہم نے اس سے پہلے کسی کو اس نام سے یاد نہیں کیا۔کہا اے میرے ربّ! میرے ہاں لڑکا کیسے ہوسکتا ہے، حالانکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہائی حد کو پہنچ چکا ہوں۔کہا اسی طرح (ہے) (مگر) تیرا ربّ کہتا ہے کہ یہ (بات) مجھ پر آسان ہے اور میں تجھے اس سے پہلے پیدا کر چکا ہوں حالانکہ تو کچھ بھی نہیں تھا۔

ان آیات سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بشارت ملنے کے بعد حضرت زکریّا کا یہ فرمانا، کہ میرے ہاں لڑکا کیسے ہوسکتا ہے کیونکہ میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی انتہائی حد کو پہنچ چکا ہوں، اسوقت حضرت یحییٰؑ موجود نہیں تھے بلکہ بشارت کے بعد پیدا ہوئے اور نبی بنے وغیرہ۔

(۵) درج ذیل آیات میں حضرت عیسیٰؑ کی بشارت موجود ہے اور یہ انکی پیدائش کی بشارت تھی۔

’’قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَاماً زَكِيّاً۔قَالَتْ أَنَّى يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيّاً۔قَالَ كَذَلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْراً مَّقْضِيّاً‘‘(سورۃ مریم ۔۲۰،۲۱،۲۲)

ترجمہ۔میں تو صرف تیرے ربّ کا بھیجا ہوا پیغامبر ہوں تا کہ میں تجھے ایک پاک اور نیک لڑکا دوں۔(مریم نے) کہا میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا؟ حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چھوا۔اور میں کبھی بدکاری میں مبتلا نہیں ہوئی۔(فرشتہ نے) کہا اسی طرح ہے(مگر) تیرے ربّ نے یہ کہا ہے کہ یہ(کام) مجھ پر آسان ہے اور تا کہ اسے لوگوں کے لیے ایک نشان بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ(امر) ہماری تقدیر میں طے ہو چکا ہے۔

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ بشارت کے وقت حضرت مریمؑ کا یہ کہنا کہ میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چھوا اور میں کبھی بدکاری میں مبتلا نہیں ہوئی۔یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ بشارت کے وقت حضرت عیسیٰؑ موجود نہیں تھے۔بلکہ بشارت کے بعد پیدا ہوئے اور نبی بنے وغیرہ۔

متذکرہ بالا آیات میں حضرت اسماعیلؑ،حضرت اسحاقؑ،حضرت یعقوبؑ،حضرت یحییٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی بشارتیں دی گئیں تھیں اور بشارت کے وقت ان میں سے کوئی نبی بھی موجود نہیں تھا بلکہ یہ سب مبشر انبیاء بشارتوں کے بعد پیدا ہوئے اور نبی بنے وغیرہ۔

کیا کوئی انسان قرآن مجید سے یہ بات ثابت کرسکتا ہے۔۔۔(۱) اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی نبی کو بیٹے کی بشارت بخشی ہو اور اس بشارت کے وقت وہ مبشر بیٹا موجود ہو(۲) یا یہ کہ بشارت کے بعد وہ مبشر بیٹا پیدا ہوا ہو اور اُسکی پیدائش کے بعد بھی اُسکی بشارت سے متعلق کلام الٰہی اس نبی پر نازل ہوتا رہا ہو؟؟ یہ بات قطعاً ثابت نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ بات نہ صرف عقل کے خلاف ہے بلکہ قرآن کریم بھی اس کی تردید کرتا ہے۔

مندرجہ بالا آیات میں لفظ غلام جسمانی بیٹے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اس لفظ’’غلام‘‘ کا استعمال محض غلام یعنی خادم یا نوجوان لڑکا کے معنی میں بھی کیا ہے جیسا کہ درج ذیل آیات سے ثابت ہے۔

’’وَجَاءتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُواْ وَارِدَهُمْ فَأَدْلَى دَلْوَهُ قَالَ يَا بُشْرَى هَذَا غُلاَمٌ وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً وَاللّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ‘‘(سورۃ یوسف۔۲۰)

ترجمہ۔اور ایک قافلہ آیا اور انہوں نے اپنے پانی لانے والے کو بھیجا۔اور اس نے اپنا ڈول ڈالا تو اس نے کہا،اے(قافلہ والو!لو) خوشخبری(سنو!) یہ ایک لڑکا ہے اور انہوں نے اسے تجارتی مال سمجھتے ہوئے چھپا لیا اور جو کچھ وہ کرتے تھے اسے اللہ خوب جانتا تھا۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ حضرت یوسفؑ ان قافلہ والوں کا کوئی جسمانی بیٹا نہیں تھے بلکہ محض غلام یعنی خادم یا نوجوان لڑکا ہی تھے۔سورۃ کہف کی اس درج ذیل آیت میں بھی لفظ ’’غلام‘‘ بمعنی نوجوان لڑکا یعنی بطور محض غلام استعمال ہوا ہے۔

’’فَانطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيَا غُلَاماً فَقَتَلَهُ قَالَ أَقَتَلْتَ نَفْساً زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَّقَدْ جِئْتَ شَيْئاً نُّكْراً۔‘‘(سورۃ کہف۔۷۵)

ترجمہ۔پھر وہ چل پڑے۔یہاں تک کہ جب وہ ایک نوجوان لڑکے کو ملے تو اس نے اُسے مار ڈالا۔اس یعنی موسیٰؑ نے(اس سے) کہا کیا آپ نے ایک پاکباز جان کو بغیر کسی قصاص کے مار ڈالا ہے؟ آپ نے یقیناً بہت برا کام کیا ہے۔

اس آیت میں بھی یہ مقتول غلام حضرت موسیٰؑ اور اسکے ساتھی کا کوئی جسمانی بیٹا نہیں بلکہ محض غلام بمعنی نوجوان لڑکا ہی تھا۔

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں ایک لڑکے اور ایک غلام کی بشارات دی گئیں تھیں۔بشارات کے علاوہ اس الہامی پیشگوئی میں ان دونوں وجودوں کی بعض صفات بھی بیان کی گئی ہیں۔زکی غلام کی علامات میں دیگر علامات کے علاوہ ان تین علامتوں کا بھی ذکر ہے۔(۱) زکی (۲) حلیم (۳) مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔اس الہامی پیشگوئی کے بعد حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے ہاں پانچ بابرکت لڑکے پیدا ہوئے اور آخری لڑکا ۱۴ر جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا۔کسی لڑکے کی پیدائش کے بعد بھی غلام سے متعلق بشارات کا سلسلہ منقطع نہ ہوا بلکہ یہ سلسلہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بیان فرمودہ علامات کیساتھ نومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہتا ہے۔مثلاً:۔

(۲) ۱۸۹۲ء۔’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ‘‘۔یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۲۱۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۴۰ حاشیہ)

(۳) ۱۸۹۶ء۔’’اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔‘‘ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا خدا آسمان سے اُترا۔(تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۲)

(۴) ۱۳ر اپریل ۱۸۹۹ء۔’’اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔‘‘یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔(تذکرہ صفحہ ۲۷۷ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)

(۵)۲۶/دسمبر ۱۹۰۵ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔نَافِلَةً مِّنْ عِنْدِیْ۔"ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ہماری طرف سے نافلہ ہے۔
(تذکرہ صفحہ ۵۰۰ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۲۹)

(۶) مارچ ۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ نَّافِلَةً لَّكَ۔"ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔جو تیرے لیے نافلہ ہوگا۔(تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱۰،۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۷) ۱۹۰۶ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّظْهَرِ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ۔"ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہوگا۔گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔(تذکرہ صفحہ ۵۵۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

(۸) ۱۶/ستمبر ۱۹۰۷ء۔"اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ۔"ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔(تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۳ مورخہ ۱۷۔ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(۹) اکتوبر ۱۹۰۷ء۔"(۵) اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيْمٍ (۶) يَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ ۔ (۷) ساقیا آمدن عید مبارک بادت۔"(تذکرہ ۶۲۲ بحوالہ بدر جلد ۶ نمبر ۴۴ مورخہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۴) ترجمہ۔ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہہ ہوگا۔اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(۱۰) ۶،۷/نومبر ۱۹۰۷ء۔"سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيٰى۔اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔ ..... آمدن عید مبارک بادت۔عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔"(تذکرہ ۶۲۶ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰، ۱۰/نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳) ترجمہ۔میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحیٰی ہے۔کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔

ان متذکرہ بالا الہامات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں جس زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی اس کی بشارات ۶،۷/نومبر ۱۹۰۷ء تک جاری رہیں اور اس طرح ثابت ہوا کہ اِس زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود نے ۶،۷/نومبر ۱۹۰۷ء کے بعد پیدا ہونا اور ظاہر ہونا تھا۔اس سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا کوئی بھی لڑکا بشمول حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پیشگوئی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود کے دائرہ میں نہیں آتا۔اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا دعویٰ موعود لڑکے تک محدود رہتا تو پھر اس دعویٰ کے سچا ہونے کا امکان ہوسکتا تھا۔لیکن اگر آپکا دعویٰ مصلح موعود یعنی غلام مسیح الزماں ہونے کا ہے تو پھر یہ دعویٰ قطعی طور پر غلط ہے، کیونکہ قرآن مجید اس دعویٰ کو جھٹلاتا ہے۔ اب یا تو لوگ اس غلط دعویٰ مصلح موعود سے دستبردار ہوجائیں یا پھر اس غلط دعویٰ کو سچا ثابت کرنے کیلئے نعوذ باللہ قرآن پاک کو بدلیں۔

خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں ۔ ہوئے کس درجہ فقیہان حرم بے توفیق

اگر کوئی یہ کہے کہ کیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مصلح موعود کا دعویٰ کرکے جھوٹ بولا ہے؟ تو میں اسکے جواب میں یہ کہتا ہوں کہ اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود تھے تو پھر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے زکی غلام کے متعلق وہ تمام مبشر الہامات، جو کہ خلیفہ ثانی صاحب کی پیدائش کے بعد آپؑ پر نازل ہوئے تھے، شائع کرکے کیا نعوذ باللہ جھوٹ بولا تھا؟ اور کیا نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ نے زکی غلام سے متعلق اِن مبشر الہامات کو حضورؑ پر نازل فرما کر کیا جھوٹ بولا تھا؟ آپ خود فیصلہ کریں۔میں ازراہ ہمدردی آپ سب کو کہتا ہوں کہ یہ سب الہامات سچے ہیں۔اور حضرت مہدی و مسیح موعودؑ جن پر یہ الہامات نازل ہوئے وہ بھی یقیناً سچے تھے۔اور اللہ تعالیٰ جس نے یہ الہامات نازل فرمائے وہ بھی یقیناً سچا خدا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے موعود لڑکا ہونے کے امکانات تو ہوسکتے ہیں لیکن آپ موعود غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود نہیں تھے۔آپ کا یہ دعویٰ قطعی طور غلط تھا۔ فَاعْتَبِرُوْا يَا اُولِی الْاَبْصَارِ۔حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اب فرض کے طور پر کہتا ہوں کہ اگر ہم اپنے اجتہاد سے کسی بچہ پر یہ خیال بھی کرلیں کہ شاید یہ وہی پسر موعود ہے اور ہمارا اجتہاد خطا جائے تو اس میں الہام الٰہی کا کیا قصور ہوگا۔کیا نبیوں کے اجتہادات میں اس کا کوئی نمونہ نہیں۔"(روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۴۱)

عبدالغفار جنبہ/کیل۔جرمنی

۲۰/جنوری ۲۰۰۴ء

☆☆☆☆☆☆☆